

س مسائل و مسائل

مائدہ سماویہ کا نزول و عدم نزول

ملک غلام علی صاحب

سوال :- میں تفسیر تفہیم القرآن کا مطالعہ کرنے والا اور مولانا مودودی کی تصانیف کا شہید ہوں لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک بالمشافہ ملاقات سے محروم ہوں۔

آپ کی توجہ تفہیم القرآن میں سورۃ المائدہ (آیت ۱۱۲) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اس آیت کی تشریح ابھی تک میری سمجھ سے بالاتر ہے اور میں نے اس بارے میں کئی رفقاء کے کار سے رابطہ قائم کیا لیکن کسی نے میری تشکی نہ بچھائی۔ آیت :-

هَلْ يَسْتَطِيعُ سَابِكُ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ
کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مائدہ نازل ہوا ہے یا نہیں، قرآنی اور معتبر روایات اس بارے میں خاموش ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعد میں تنبیہ عذاب کی وجہ سے انہوں نے اس مطالبہ سے روگردانی اختیار کی ہو۔ مجھے اس تفسیر سے مکمل اتفاق ہے۔ لیکن گزشتہ روز ایک مترجم قرآن مجید کے حاشیے میں میری نظر سے اس آیت کے بارے میں یہ روایت گذری۔

عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ مائدہ نازل ہوا تھا۔ اس میں گوشت اور

کھانا تھا۔ نزول کے بعد جن لوگوں نے ناحق شناسی کی وہ خنزیر اور بندروں

کی شکل بچو گئے۔ نیز یہ روایت ابن کثیر اور تفسیر "پشتو" میں بھی منقول ہے۔

عرض ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں مجھے مکمل جواب سے روشناس فرمائیں۔

جواب :- آپ نے تفہیم القرآن، سورہ مائدہ کے تفسیری حاشیہ ۳۹ کو صحیح اور مکمل طور پر نقل نہیں کیا۔ اس کی عبارت حسب ذیل ہے۔

”قرآن اس باب میں خاموش ہے کہ یہ خوان فی الواقع اتارا گیا یا نہیں۔ دوسرے کسی معتبر ذریعہ سے بھی اس سوال کا جواب نہیں ملتا۔ ممکن ہے کہ نازل ہوا ہوا اور ممکن ہے کہ حاریری نے بعد کی خوفناک دھمکی سن کر اپنی درخواست واپس لے لی ہو۔“

آپ نے اس پر اپنا اشکال پیش کیا ہے کہ ترمذی میں ایک روایت موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مائدہ نازل ہوا تھا جس میں گوشت اور کھانا تھا۔۔۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ سنن ترمذی، کتاب التفسیر میں ایسی حدیث مروی ہے جس کا قنن یہ ہے :-

عن عمار بن یاسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انزلت المائدة من السماء خبزاً ولحماً وامروا ان لا يخوانوا ولا يمدحوا والغدا فخوانوا وادخروا، ورافعوا الغدا فمسحوا قدراً وخنأزير۔

حضرت عمار بن یاسر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان سے ایک خوان روٹی اور گوشت کا اترا تھا اور اہل کتاب کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس میں خیانت نہ کریں مگر انہوں نے خیانت کی اور دوسرے دن کے لیے بچا کر رکھا تو انہیں مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا گیا۔

اس روایت کو نقل کر کے خود امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کو متعدد راویوں نے حضرت عمار بن یاسر سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ یعنی ان کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں ہے۔ صرف ایک راوی حسن بن قزعم نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ان روایات میں سے ایک کی سند امام ترمذی نے سعید بن ابی عروبہ تک بیان کی ہے اور پھر فرماتے ہیں :-

عن سعيد بن أبي عروبة نحوه ولحقه رفعه وهذا صحيح من حديث الحسن بن قنن عه ولا فعله للحديث المرفوع أصلاً۔

(سعید بن ابی عروبہ سے اسی مضمون کی روایت مروی ہے جسے انہوں نے آنحضرت تک مرفوع نہیں کیا۔ یہ حسن بن قزعم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور اس طرح کی حدیث مرفوع کی کوئی اصل

سہیں معلوم نہیں ہے)۔

امام ترمذی کی اپنی تنقید سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ آسمان سے مائدہ نازل ہونے والی روایت کی سند جس صحت کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر تک پہنچتی ہے، اس صحت و قوت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتی۔ ترمذی کے بعض نسخوں میں ہذا حدیث عن یب کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ مثلاً تحفۃ الاحوذی بشرح ترمذی مولانا عبدالرحمن مبارک پوری میں یہ الفاظ مطبوعہ ہیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اس تفسیر روایت کی نسبت قطعیت کے ساتھ ثابت ہوتی تو مسئلہ مختلف فیہ نہ ہوتا کہ مائدہ نازل ہوا یا نہیں، لیکن تقریباً تمام مفسرین نے۔۔۔ اس آیت کے تحت مختلف اقوال نقل کیے ہیں، جو نزول اور عدم نزول دونوں کے حق میں ہیں۔ چنانچہ تفسیر طبری میں بیان الخلاف فی المائدہ نزلت امر لا وما ہی۔ اس اختلاف کا بیان کہ مائدہ نازل ہوا یا نہیں اور وہ کیا تھا؟ کے تحت ہر دو گروہوں کے متعدد اقوال منقول ہیں۔ مائدہ نازل ہونے کی تائید میں وہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ موجود ہے جو جامع ترمذی میں مرفوعاً مروی ہے اور دوسری روایات بھی ہیں جو حضرت عمار پر موقوف ہیں۔ پھر حضرت حسن بصری، مجاہد سے وہ روایات منقول ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مائدہ نہیں اتارا گیا اور جب انہیں کفرانِ نعمت پر عذاب کی وعید سنائی گئی تو حواری اپنے مطالبے سے دست بردار ہو گئے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے مائدہ نازل نہیں فرمایا۔ ابن کثیرؒ نے دوسرے گروہ کے بارے میں لکھا ہے:

”اس کے قول کو اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ عیسائیوں کے ہاں نزول مائدہ کی

خبر متعارف نہیں اور یہ ان کی کتاب میں بھی مذکور نہیں۔ اگر مائدہ اتارا گیا ہوتا تو یہ واقعہ ایسا

م تھا کہ اس کے نقل ہونے کے اسباب و دواعی مافرقتے اور ان کی کتاب میں قوا تر سے اس کا بیان

موجود ہوتا، یا کم از کم روایات آحاد ہی ہو تیں، واللہ اعلم“

بعض تفسیر مثلاً زاد السیر ابی جوزی میں حضرت مجاہد تابعی کا قول یوں منقول ہے کہ حواریوں کو مائدہ

کی جھلک دکھائی گئی تھی اور بتایا گیا کہ اس کے بعد کفر پر عذاب نازل ہوگا تو انہوں نے اس ذمہ داری سے

انکار کیا، چنانچہ عمار نازل نہیں ہوا (عنہا علیہم و أخبرہم انہ العذاب ان کفوا

فا بوا فلہ تنزل)۔ اس قول کا حاصل بھی یہی ہے کہ نزول مائدہ نہیں ہوا اور نزول عذاب کی

توبت بھی نہیں آئی۔

بہر حال دونوں طرح کے اقوال مروی ہیں، اگرچہ جمہور مفسرین نے ترجیح نزول مائدہ والے قول کو دی ہے۔ تاہم اپنے استدلال میں حدیث مرفوعہ پر انحصار کرنے کے بجائے انہوں نے قرآن مجید بالواسطہ استنباط کیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا کہ: **إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ** (میں اسے تم پر اتار دوں گا) تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہاں جو شرط انداز قرآن مجید میں اختیار کیا گیا ہے درحقیقت اس سے مقصود تنخوف و تنبیہ اور وعید و ترہیب ہے کہ یہ لوگ ایسے بے جا مطالبات سے باز آجائیں۔ ورنہ اللہ کے لیے ان کا پورا کہنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس ارشاد ربانی کہ جو نزول مائدہ سے متعلق ہے، پورے سلسلہ بیان اور سیاقی کلام میں دیکھنا چاہیے۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ کا رب ہم پر آسمان سے ایک خوانِ نعمت اتار سکتا ہے؟ اُن کی دلجوئی اور اطمینان کے لیے حضرت عیسیٰ نے دعا مانگی جس کے جواب میں فرمایا گیا کہ ہمارے لیے یہ مطالبہ پورا کرنا نہایت آسان ہے۔ اُنہوں نے کو تو ہم اپنی قدرتِ کاملہ سے جب چاہیں ایسا مائدہ اتار دیں گے مگر اس کے بعد جو ناشکری کرے گا اُسے ایسا عذاب ہوگا جو اپنی مثال آپ ہوگا۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یہ مطالبہ حواریوں کی طرف سے تھا، جو گفتی کے چند افراد تھے۔ ترمذی کی روایت اور دوسری روایات جن میں نزول مائدہ کے بعد اُن کے کافرانہ رویے کا ذکر ہے۔ اُن میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان میں کتنے افراد نے کفر کیا۔ ظاہر الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب نے یا اکثریت نے ایسا کیا ہوگا۔ اور بندہ اور غنہ پر بنا دیے گئے۔ اگر ایسا ہو تو نزول مائدہ کا دن اُن کے لیے یومِ عید نہیں ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی دعا کا مقصد تھا بلکہ وہ اُن کے لیے یومِ ماتم ہوتا۔ اور حضرت عیسیٰ کے رفقاء اگر ایسی کوتاہی کے مرتکب اور ایسی سخت سزا کے مستحق بنتے تو انہیں وہ ایمان، ثابت قدمی اور غلبہ کیسے نصیب ہوتا جو تاریخ سے ثابت ہے اور جس کی تصدیق خود قرآن مجید سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو بقیہ بنی اسرائیل کے کفر کے بالمقابل حواریوں کے مسلمان اور انصار اللہ ہونے کی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے:

قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَلْمَسَّاكَ اللَّهُ أَمَّا يَا لَللَّهِ وَاشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ. رَبَّنَا أَمَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُتِبْنَا

مَعَ الشَّاهِدِينَ (آل عمران - ۵۳)

حواریوں نے جواب دیا "ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، گو اور کچھ ہم مسلم اللہ کے آگے مطاعت جھکا دینے والے ہیں۔ تاکہ جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اُسے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔" پھر فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ
اللَّهِ فَأَمَّا تَطَافُةُ مَن بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَكَفَرَتْ طَآفَةُ - فَأَيَّدْنَا
الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّهِمْ فَاصْبَحُوا ظَاهِرِينَ - (الصفت - ۱۴)

دے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں کو نصیب کر کے کہا تھا "کون ہے اللہ کی طرف (بلائے میں) میرا مددگار؟" اور حواریوں نے جواب دیا تھا: "ہم ہیں اللہ کے مددگار۔" اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کیا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے۔